برق و رعد آسودۂ بستر شدہ
شعلۂ جوّالہ خاکستر شدہ

(علامہ محمد حسین عرشی امرتسری..... بنام..... حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

سید بخاری علیہ الرحمتہ میں بہت سی خوبیاں تھیں جو اخباروں کے ذریعہ تشہیر ہو چکی ہیں۔ ایک خاص خوبی یہ بھی تھی کہ مذہباً فراخ دل اور روا دار تھے۔ دوسری خوبی یہ تھی کہ مولوی طبقے میں صحیح ذوقِ شعر کا کوئی آدمی میں نے ایسا نہیں دیکھا۔ ان دونوں خوبیوں کے متعلق اپنا تجربہ عرض کرتا ہوں۔

جب کبھی قید فرنگ سے رہا ہو کر آتے تھے تو مجھ سے ملنے کے لیے دکان پر ضرور تشریف لاتے۔ ایک مرتبہ غریب خانے پر بھی آئے اور دیر تک اپنی صحبت سے لطف اندوز کرتے رہے۔

ان کے عقیدت مند مجھ سے ملنے کے لیے روکتے تھے تو جواب دیتے تھے کہ میرے عرشی کے ساتھ خاص تعلقات ہیں جنھیں تم نہیں جانتے۔

وہ تعلقات ادبی تھے جن میں مذہبی فروعی اختلافات کو حائل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ بعض دفعہ ان سے گھنٹوں اور پہروں ادبی صحبتیں رہتیں۔ جس انداز سے وہ اچھے شعر کی داد دیتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شعر زمین سے اٹھ کر آسمان پر پہنچ گیا ہے۔ ان کے ساتھ مل کر شب دیگ اور ہریسے کی دعوتیں بھی کھائیں۔ الوانِ نعمت سے زیادہ لطف ان کی صحبت کا ہوتا تھا۔ خواجہ عبدالکریم نائک رحمتہ اللہ علیہ یاد آتے ہیں۔ ایسی مجلس باقاعدہ ہر سال ان کے دولت کدہ پر ہوتی تھی۔ اور کبھی صوفی تبسم کے ہاں۔ ایک مرتبہ میں نے انھیں اپنے چند تازہ شعر سنائے۔ بہت متاثر ہوئے۔ اور اسی وقت اپنی بیاض میں نقل کر لیے۔ ان کی بیاض بہترین منتخب اشعار پر مشتمل تھی۔ کاش وہ حوادث سے بچ گئی ہوتی اور اشاعت پزیر ہو سکتی۔

مجھے اس وقت اپنے ان شعروں میں سے صرف ایک شعر یاد آرہا ہے۔ باقی دوسری چیزوں کے ساتھ نذرِ حوادث ہو گئے

بگزر از اسم در مسمّیٰ رو!
حرف و لفظ و کتاب را بگزار(۱)

ان کی آخری حالت سے متاثر ہو کر میں نے جو شعر کہا تھا وہ حاضرِ خدمت ہے۔

برق و رعد آسودۂ بستر شدہ
شعلۂ جوّالہ خاکستر شدہ

میں عیادت کو گیا تو مولانا بہاء الحق قاسمی پہلے سے وہاں موجود تھے، انہوں نے میری طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ آپ ان کو پہچانتے ہیں؟ نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر کہا گیا کہ یہ عرشی ہیں۔ اس پر بھی انہوں نے لاعلمی ظاہر